رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ازالفضل

تار کا پتہ: الفضل قادیان

ٹائٹل پیج مفت نامہ محمود

الفضل قادیان

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۹ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۳۶

چودھری اسد اللہ خان صاحب کے خلاف ترجمانِ احرار کی بے ہودہ غوغا آرائی

دولتِ عالیہ احراریہ کے مختارِ کل چودھری افضل حق نے مسلمانانِ پنجاب کے متعلق عال میں جس غداری کا ثبوت پیش کیا ہے اور جس کا ترجمانِ احرار "مجاہد" (۲-اپریل) "ایک مسلمان آئی۔ ایم۔ ایس کے [illegible] پر ہندوؤں کی غوغا آرائی" کے عنوان سے ڈھنڈورہ پیٹ چکا ہے۔ اس کے متعلق ہم نے ۵-اپریل کے پرچہ میں جو مضمون لکھا تھا۔ وہ احرار کے خرمنِ امن وسکون پر بم بن کر گرا ہے۔ کیونکہ جہاں عام طور پر احرار ہمارے مضامین پر چپ سادھ لینے کے عادی ہیں۔ وہاں اس موقعہ پر تلملا اُٹھے ہیں اور "مجاہد" کے ہی ذریعہ جس نے چودھری افضل حق کی پردہ دری میں ہمارا ساتھ دیا تھا۔ ہر تو ڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی طرح اس غداری پر پردہ ڈال سکیں۔

اس کے لئے جو بات بالکل غلط پیرایہ میں ان کی طرف سے بار بار پیش کی جا رہی ہے۔ اور جس پر بہت بڑا زور دے رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب احمدی نے چودھری افضل حق کی اس بارے میں تائید کی ہے۔ اگر سر فیروز خان صاحب نون وزیر تعلیم پنجاب کے خلاف ووٹ دیا ہے پس اگر چودھری افضل حق نے ملک شیر محمد خان صاحب آئی۔ ایم۔ ایس کے تقرر کی مخالفت کرنے کی وجہ سے مسلمانوں سے غداری کا ثبوت دیا ہے۔ تو یہی الزام چودھری اسد اللہ خان صاحب پر کیوں نہیں عائد کیا جاتا۔

ہم سے یہ مطالبہ بڑے بڑے جلی عنوانات لکھ کر کیا جا رہا ہے۔ مثلاً لکھا ہے:۔ "مرزائی دوسروں پر نکتہ چینی کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں مونہہ ڈالیں"۔ "کیا چودھری اسد اللہ خاں مرزائی ایم۔ ایل سی غدار ہیں۔ الفضل جواب دے"۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ "مجاہد" اس بارے میں بھی احرار کی مسلمہ فریب کاری۔ اور دھوکہ دہی سے کام لے رہا ہے۔ اور دیدہ دانستہ اس کا مرتکب ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۷-اپریل کے پرچہ میں اس نے ایک واقف کار کے قلم سے جو مضمون شائع کیا ہے۔ اس میں لکھا:۔ "کیا محمود یا الفضل کو علم ہے۔ کہ چودھری اسد اللہ خان مرزائی نے بھی سر فیروز خاں نون کے خلاف ووٹ دیا۔ اور ہندوؤں کی حمایت کی۔ اور اس طرح اسد اللہ خاں نے بھی قوم سے غداری اور ملت فروشی کی"۔ لیکن اس کے بعد جب اس پر واضح ہو گیا۔ کہ یہ فریب کاری اس کی اور اس کے چودھری افضل حق کی اور زیادہ روسیاہی کا باعث ہو گی۔ تو دوسرے ہی دن اس نے اس کی یوں شکل بدل دی۔ کہ "چودھری اسد اللہ خاں مرزائی ایم۔ ایل سی نے بھی تحریک التوا کے حق میں چودھری افضل حق صاحب کے حق میں ووٹ دیا"۔

وہ لوگ جو کونسل کے حالات سے معمولی سی بھی واقفیت رکھتے ہیں۔ بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ "مجاہد" کے "واقف کار" نے پہلے جو کچھ لکھا۔ اس میں اور بعد کے لکھے ہوئے میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ یعنی وزیر کے خلاف ووٹ بالکل اور چیز ہے۔ اور تحریک التوا کی تائید میں ووٹ دینا اور۔ اور اس سے قطعاً یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ جس بنا پر تحریک التوا پیش کی گئی ہے۔ اسے درست سمجھ لیا گیا ہے۔

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ جب کونسل میں کسی ممبر کی طرف سے کوئی تحریک التوا پیش ہو۔ تو پریذیڈنٹ کونسل یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس تحریک پر بحث کرنے کی تائید میں کتنے ووٹ ہیں۔ ووٹ طلب کرتا ہے۔ اور اگر کم از کم بیس ووٹ التوا کی تائید میں ہوں۔ تو اس پر بحث کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ یہی صورت پنڈت نانک چند صاحب کی اس تحریک التوا کے متعلق اختیار کی گئی۔ جو انہوں نے کیپٹن شیر محمد صاحب کے متعلق تحریک التوا پیش کی تو اس وقت نہ صرف چودھری اسد اللہ خاں صاحب نے بلکہ بعض اور مسلمان ممبروں مثلاً میاں نور اللہ خاں صاحب نے بھی اس کی تائید میں ووٹ دیئے۔ اور اس لئے دیئے۔ کہ تحریک التوا بیس سے کم ووٹ ہونے کی صورت میں کونسل میں پیش ہونے سے رہ نہ جائے بلکہ بحث ہو کر معاملہ صاف ہو جائے۔ ورنہ اگر چودھری اسد اللہ خاں صاحب نے اس لئے ووٹ دیا ہوتا۔ کہ وہ امرتسر کے میڈیکل سکول میں ایک مسلمان آئی۔ ایم۔ ایس کے تقرر کے خلاف تھے۔ تو پھر کیا وجہ تھی۔ کہ جس طرح افضل حق نے تقریر کے ذریعہ مخالفت کا حق ادا کیا۔ اسی طرح انہوں نے نہ کیا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریر کرنا جانتے ہیں۔ اور مسجد شہید گنج کے حادثہ کے متعلق وہ جس شان اور جس دلیری سے کونسل کے اجلاس میں تقریر کر چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جس بات کو وہ حق سمجھیں۔ اس کے اظہار سے انہیں کوئی چیز روک نہیں سکتی۔ مگر انہوں نے مخالفت میں قطعاً تقریر نہ کی۔ کیونکہ وہ اس تقرر کے مخالف تھے ہی نہیں اور جب وہ دیکھ رہے تھے۔ کہ جس مقصد کے لئے انہوں نے تحریک التوا کو زیر بحث لانے کے لئے ووٹ دیا تھا۔ وہ عمدگی سے پورا ہو رہا ہے۔ وزیر تعلیم نے اپنی صفائی معقول رنگ میں پیش کر دی ہے۔ اور ایوان کی اکثریت ان کے حق میں ہے۔ تو اس معاملہ کی تائید میں تقریر کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ اس وقت اگر ووٹ شمار کئے جاتے۔ تو یقیناً چودھری صاحب کا ووٹ تحریک التوا کے خلاف ہوتا۔ لیکن اس کی نوبت ہی نہ آئی۔ اور تحریک مسترد ہو گئی۔

یہ ہے اصل صورت حالات اس کے متعلق "مجاہد" کا۔

مخلصین جماعت سات ہفتے تک ہر پیر کو روزہ رکھیں اور دعائیں کریں

تیسرا روزہ ۱۳ اپریل بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۰ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت احمدیہ کے احباب نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال بھی سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ ہمیں سچا تقویٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے۔ اور ان لوگوں کو جو آج کل ہمارے خلاف کھڑے ہیں۔ یا تو ہدایت دے۔ یا ان کے ہاتھ بند کر کے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ اس اعلان کے مطابق پہلا پیر ۳۰ مارچ کو تھا۔ جبکہ پہلا روزہ رکھا گیا۔ دوسرا روزہ ۶ اپریل کو ہوا۔ اب تیسرا روزہ ۱۳ اپریل کو ہوگا۔ اس لئے اس دن ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے۔ کہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دور ہونے کے متعلق نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے۔

حضور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ روزے اگرچہ نفلی ہیں۔ اور سفر میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی معذور یا بیمار سوموار کے دن روزہ نہ رکھ سکے۔ تو جمعرات کو روزہ رکھ لے۔ امید ہے اس اعلان کے مطابق تمام احمدی آنے والے پیر کے دن روزہ رکھیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور سلسلہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں کریں گے۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کا افتتاح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

قادیان ۱۰ اپریل۔ آج بعد نماز جمعہ و عصر جو مسجد نور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھائیں۔ ساڑھے تین بجے مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں شروع ہوا۔ اور تلاوت قرآن و دعا کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے افتتاحی تقریر شروع فرمائی۔ جو ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔ جس میں حضور نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو اپنی روحانی اصلاح اور تمام احکام اسلام پر پوری طرح عمل کرنے کی تلقین نہایت ہی مؤثر الفاظ میں فرمائی۔ پھر تبلیغ احمدیت میں ہر احمدی کو حصہ لینے کی تاکید کی۔ اور آخر میں سلسلہ کے مالی پہلو کو مضبوط بنانے کے لئے ایسی تجاویز پیش فرمائیں۔ جن میں سے بعض پر عمل شروع ہو چکا ہے اور بعض پر ہونے والا ہے۔

تقریر ختم کرنے کے بعد حضور نے ایجنڈا میں درج شدہ امور پر غور کر کے رپورٹ پیش کرنے کے لئے تین سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں۔ اور اجلاس ۷ بجے شام ختم ہوا۔ اس اجلاس میں جو نمائندے شامل ہوئے ان کی تعداد گذشتہ سال کی تعداد ۴۲۴ کے مقابلہ میں ۴۰۹ تھی جن میں پنجاب کے علاوہ علاقہ بنگال۔ بمبئی۔ بہار۔ یو۔پی۔ حیدر آباد۔ صوبہ سرحد کے نمائندے بھی شریک تھے۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مقامی اور بیرونی وزیٹرز کی تعداد ۱۱۰۲ تھی۔ خواتین وزیٹرز کے لئے جن کی تعداد ۲۵۰ تھی بر عایت پردہ نشست کا انتظام تھا۔

ضمیمہ درس القرآن کے متعلق ضروری اعلان

ہر احمدی کو اس کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہیئے

الفضل میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد فرمودہ معارف قرآنیہ کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ وہ سوائے روزنامہ الفضل کے خریداروں کے دوسرے اصحاب کو ۳ ار ششماہی قیمت پر بھیجنا محال ہے۔ کچھ خریداران الفضل صرف بارہ صفحہ والا پرچہ لیتے ہیں۔ اور کچھ صرف خطبہ نمبر خریدتے ہیں۔ ایسے تمام احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ درس القرآن کی اشاعت چونکہ آٹھ صفحہ کے اخبار میں ہوا کرے گی۔ اس لئے انہیں نہیں بھیجا جا سکے گا۔ صرف وہی لوگ اس نعمت سے متمتع ہو سکیں گے جو روزانہ اخبار الفضل کے باقاعدہ خریدار ہوں گے۔ ان کو ضمیمہ کی چھ ماہ کی قیمت کے طور پر صرف موازی ۱۳ آنے دینے پڑیں گے۔

پس اگر احباب نہایت ہی قلیل خرچ برداشت کر کے اخبار کے دیگر مضامین سے مستفیض ہونے کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمودہ معارف سے نہ صرف خود لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ گراں بہا تحفہ اپنی اولاد کے لئے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً روزانہ اخبار کی خریداری کی درخواست بھیج دیں۔ خواہ فی الحال چھ ماہ یا تین ماہ کے لئے ہی ہو۔ اور جو پہلے سے خریدار ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے درس القرآن خریدنے کی اطلاع نہیں دی۔ انہیں تو ایک لمحہ کا توقف بھی نہ کرنا چاہیئے۔ (مینیجر)

اناجیل مروّجہ پر محققانہ نظر

گو عیسائی صاحبان بڑے زور سے یہ دعوے کیا کرتے ہیں۔ کہ اناجیل تاریخی شہادت سے مستند ہیں۔ مگر ان کے پاس اس دعویٰ کی تائید میں قطعاً کوئی دلیل نہیں۔ ہاں اسکی تائید میں اپنی دیرینہ عادت کے مطابق چند اور دعاوی پیش کر دیا کرتے ہیں۔ مگر تحقیقی نظر سے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کا مرتبہ بھی ہندوؤں کے چاروں ویدوں کی طرح ہے یعنی جس طرح ویدوں کے لکھنے والوں کے حالات مفقود ہیں۔ اسی طرح انجیل نویس بھی کوئی گمنام ہستیاں ہیں۔ اس کے ثبوت کے لئے ہمیں اناجیل کی ابتداء اور نشوونما پر غور کرنا پڑتا ہے۔ اور جب ہم اس نظر سے قدیم روایات کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کی وفات کے بعد لوگ طبعاً ان کے سوانح لکھنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ مگر چونکہ ان کے سوانح زندگی کسی مستند صورت میں موجود نہ تھے۔ اس لئے جس شخص نے چاہا۔ اور جس رنگ میں مفید سمجھا۔ ان کی زندگی کے واقعات لکھ دیئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اناجیل میں ہمیں ایک دوسرے سے متضاد۔ اور مختلف باتیں ملتی ہیں۔ کہیں رومیوں کے فلسفہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ کہیں اسکندریہ کے مشرکانہ فلسفہ کو نمایاں دیکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں صدہا قسم کے اور متخالف خیالات ملتے ہیں۔ اناجیل ان مختلف الخیالات لوگوں کی مناظرانہ اور مجادلانہ جدوجہد کا نتیجہ ہیں۔ جن کی غرض ذاتی خیالات کو عروج دینا تھی۔ نہ کہ حقیقت کو بے نقاب کرنا۔

پھر جب ہم اناجیل کی تعداد پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم میں اناجیل صرف چار ہی نہ تھیں۔ بلکہ ۷۰-۸۰ سے کم نہ تھیں۔ زیادہ ہوں۔ تو کوئی عجب نہیں۔ پچاس اناجیل کے ترجمے مختلف کتب خانوں میں ابھی موجود ہیں۔ اب عقلاً یہ ممتنع ہے۔ کہ بغیر کسی وجہ کے ان بے شمار انجیلوں میں سے صرف چار کو چن لیا جائے۔ کہ یہ الہامی ہیں۔ اور باقی وضعی۔ مگر مروجہ چار اناجیل کو بغیر کسی معقول وجہ کے ترجیح دی گئی۔ اور باقی ٹھکرا دی گئیں۔ ہاں ایک وجہ جو بیان کی جاتی ہے۔ اس کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا لکھا ہے مستند اور غیر مستند اناجیل میں تفریق کے لئے نیسیا میں ایک کونسل کی گئی۔ جو حضرت مسیح کی وفات کے ۳۲۵ سال بعد منعقد ہوئی بڑے بڑے بشپ اور عمائدین جمع کئے گئے۔ اور یوں کیا گیا۔ کہ سب اناجیل گرجے کے مقدس مقام پر رکھ دی گئیں۔ پھر کمال خشوع خضوع سے حاضرین نے دعا کی۔ کہ جو مستند اناجیل ہیں۔ اپنی جگہ پر قائم رہیں۔ اور غیر مستند نیچے گر پڑیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب ان لوگوں نے آنکھ کھولی۔ تو غیر مستند نیچے پڑی تھیں۔ مگر اس سے بھی عجیب تر معجزہ نیسی فور وغیرہ کے قول کے مطابق یہ ظاہر ہوا۔ کہ دو ممبر دوران اجلاس میں ہی مر گئے۔ چونکہ فیصلہ پر ان کے دستخط بھی ضروری تھے۔ اس لئے فیصلہ اور قلم دوات ان کی قبروں پر کمال عقیدت کے ساتھ رکھ دی گئی۔ تمام رات دعا کے بعد جب صبح کو وہاں پہنچے۔ تو دستخط موجود تھے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ باتیں قرین قیاس نہیں بلکہ اندھی عقیدت کی پیداوار ہیں۔ بہرحال اس سے ظاہر ہو گیا۔ کہ اناجیل مروجہ بغیر کسی وجہ کے رواج دی گئیں۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ رد کی گئی اناجیل ان سے زیادہ درست اور صحیح نہ تھیں۔

پھر جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ موجودہ اناجیل کا دوسری صدی سے پہلے کوئی نشان نہیں ملتا ہاں دوسری صدی میں مارسین لوقا کی انجیل کا ذکر کرتا ہے۔ تو سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اتنا عرصہ بعد الہامی کلام اپنے الفاظ میں کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسی امر سے یہ بات بھی قابل قبول نظر آتی ہے۔ کہ یہ اناجیل حواریوں کی تصنیف نہیں۔ بلکہ چند اشخاص نے بعض اغراض کے ماتحت انہیں لکھا۔ اور پھر کسی حواری کی طرف منسوب کر دیا۔ مرقس اور لوقا کی اناجیل میں تو اندرونی شہادت بھی اس کے ثبوت میں موجود ہے۔ مرقس کے متعلق عام عقیدہ یہ ہے کہ اس کو پطرس نے عیسائی بنایا۔ لوقا بھی کوئی تابعی ہے۔ اور یوحنا کی انجیل کے متعلق تو یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ وہ یوحنا حواری کی لکھی ہوئی نہیں۔ بلکہ کسی فلسفی کی تصنیف ہے۔ مسٹر رینن اپنی کتاب تاریخ مذاہب مسیحی میں لکھتے ہیں۔ کہ یوحنا کی انجیل کسی یونس نامی انسان کی لکھی ہوئی ہے۔ جو اسکندریہ کی فلاسفی کا تابع تھا۔ اور جب ہم چاروں اناجیل پر نظر ڈالیں۔ تو صاف منکشف ہو جاتا ہے۔ کہ چوتھی انجیل باقی تین اناجیل سے مضامین میں بالکل مختلف ہے۔ ان کے طرز بیان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلی تین اناجیل میں حضرت مسیح تمثیلوں میں گفتگو کرتا ہے۔ (متی ۱۳/۳۴) مگر چوتھی انجیل میں انہیں اپنی طرز گفتار بھول گئی۔ اور فلسفیانہ رنگ رونما ہو گیا۔ (یوحنا ۱/۱)

اسی طرح پہلی تین اناجیل میں مسیح ایک موحد انسان نظر آتے ہیں۔ جو داؤد کی نسل سے ہیں۔ (متی ب ۱) مگر یوحنا میں وہ آ کے ایک کلمہ سے بدل دیتے ہیں۔ جو ابد سے خدا کے ساتھ تھا اور جو سب چیزوں کی تخلیق کا باعث ہے۔ (یوحنا ب ۱) یہ کلمہ کا مسئلہ یونانیوں میں ہی رائج تھا۔ اور اسی وجہ سے مسٹر رینن نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ چوتھی انجیل کا مصنف کوئی فلاسفر تھا۔

اسی طرح کے اور بھی بیسیوں اختلاف ہیں۔ جن میں سے چند بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً پہلی انجیل سے ثابت ہے کہ مسیح یوحنا سے بپتسمہ پاکر فوراً شیطان سے آزمائے جانے کے لئے جنگل کو چلے گئے۔ اور وہاں چالیس دن قیام فرمایا (متی ب ۴۔ آیت ۱) مگر چوتھی انجیل میں اس واقعہ کا ذکر تک نہیں۔ وہاں لکھا ہے۔ کہ مسیح چند روز یوحنا کے پاس رہ کر گلیل کو چلا گیا۔ (یوحنا ب ۱۔ آیت ۱۹ تا ۴۳) معلوم ہوتا ہے۔ کہ آزمائش کا واقعہ اس لئے چھوڑ دیا گیا۔ کہ یہ الوہیت مسیح کے منافی تھا کیونکہ لکھا ہے۔ کہ خدا آزمایا نہیں جاتا (یعقوب ۱۳/۵) اسی طرح پہلی تین اناجیل میں تو یسوع مسیح ہمیشہ یہی تعلیم دیتا رہا۔ کہ توریت کا ایک شوشہ تک نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ کہ نجات کے لئے عمل صالح ضروری ہیں۔ مگر چوتھی انجیل میں توریت ردی کی ٹوکری میں پھینک دی گئی۔ اور خود الوہیت کا جامہ پہن کر نجات کو ایمان سے وابستہ کر دیا۔ (یوحنا ب ۶۔ ۷۔ ۸)

یہ بین اختلافات ثابت کرتے ہیں۔ کہ یوحنا کی انجیل کسی حواری کی لکھی ہوئی نہیں۔ بلکہ وہ کوئی اور شخص تھا۔ جو فلسفہ کا تابع تھا۔ اور جس نے الوہیت مسیح۔ اور تثلیث کے غیر معقول عقائد کو شہرت دی۔ اس اختلاف سے یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہونچ جاتی ہے۔ کہ چاروں اناجیل الہامی قرار نہیں دی جا سکتیں۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ کہ ایک ہی واقعہ کے متعلق خدا تعالیٰ مختلف وحی کرے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ ان انجیل نویسوں کا اس سرچشمہ علم سے کوئی تعلق نہ تھا۔ بلکہ جو خیال مرغوب نظر آیا۔ وہ انہوں نے لکھ دیا۔ انہیں کیا خبر تھی۔ کہ بعد میں آنے والے سیدھے سادے لوگ ان کی کتابوں کی یہ توقیر کریں گے۔

ان دلائل کے علاوہ اناجیل میں تحریف و تبدیل کا پایا جانا بھی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اناجیل محفوظ نہیں۔ اس کے ایک حصہ کا محرف ہونا کُل کو پایۂ اعتبار سے گرا دینے کے لئے کافی ہے۔ اول اول اناجیل کو یہ وقعت حاصل نہیں تھی۔ جو آجکل ہے۔ نہ ہی انہیں "مقدس" کا لقب دیا گیا تھا۔ بلکہ ہر انجیل اپنے اپنے مذاق پر یسوع مسیح کے سوانح پیش کرتی تھی۔ اور ناقلوں۔ اور مترجموں۔ اور نقادوں کو حق حاصل تھا۔ کہ جو چاہیں۔ بنائیں۔ اسی طرح کمی یا زیادتی کرنا بھی ان کے نزدیک قابل مواخذہ نہیں تھا۔ اس لئے جس کسی نے کوئی حاشیہ چڑھایا۔ وہ متن کتاب ہو کر رہ گیا۔ یا اگر کسی کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی۔ تو اس نے لوگوں کو الجھن سے نکالنے کے لئے دل پسند تغیر کر دیا۔ جیسے یوحنا ب ۲۔ آیت ۴۔ میں ایک حوض کا ذکر ہے عیسائی محقق لکھتے ہیں۔ کہ:۔

کسی نقاد کو حوض کی دیہاتی خصوصیات کا علم نہ تھا۔ اس لئے اس نے فرشتہ کی خدمات اس کے پانی کو ہلانے کے لئے ضروری سمجھیں۔ تاکہ وہ پانی شفا بخش ہو سکے۔

اسی طرح کی بے شمار تشریحات کی گئی ہیں۔

(نورالدین بھٹی۔ بی۔ اے۔ قادیان)

ڈکٹیٹر احرار چوہدری افضل حق کا سخیفانہ انداز تحریر

میاں سر فضل حسین کی صحت اچھی نہیں۔ اور آج سے کیا کئی سال سے اچھی نہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اسی خرابی صحت کے دوران میں ان سے ہزاروں کام لئے۔ حکومت ہند کی ممبری کا جس کی انہوں نے کی۔ کوئی دوسرا کیا کرے گا۔ اور آئندہ بھی اللہ کے گھر سے یہی امید ہے۔ کہ وہ میاں صاحب کو خدمت ملک و قوم کے لئے مدت دراز تک زندہ رکھے گا۔ حقیقت میں ان کی زندگی کام سے وابستہ ہے۔ جن دنوں انہیں کوئی کام نہ ہو۔ وہ صاحب فراش ہو جاتے ہیں۔ اور جب کام آن پڑے۔ تو پھر بدستور صبح سے شام تک مصروف نظر آتے ہیں ؛

جب سے میاں صاحب حکومت ہند کی ممبری سے سبکدوش ہو کر آئے۔ علاج معالجہ میں مصروف رہے۔ اور بستر یا صوفے سے قدم نیچے نہ رکھا۔ لیٹے ہیں تو بستر پر۔ بیٹھے ہیں تو بستر پر۔ کھانا کھاتے ہیں تو بستر پر۔ اخبار پڑھتے ہیں تو بستر پر۔ لیکن پچھلے دنوں جب اتحاد پارٹی کی تنظیم ہوگئی۔ تو دوسرے ہی دن ہم نے دیکھا۔ کہ میاں صاحب کوٹھی کی بالائی منزل سے اتر کر اپنے دفتر میں میز کرسی لگائے بیٹھے ہیں۔ ملحقہ کمرے میں ٹائپ مشینوں کی کھٹ پٹ نے شور محشر برپا کر رکھا ہے۔ اور میاں صاحب اس شور سے (جو تندرستوں کے حواس بگاڑ دے) ٹس سے مس بھی نہیں ہوتے۔ بلکہ مسودوں کی اصلاح فرما رہے ہیں اپنے کارکنوں کو ہدایات دے رہے ہیں۔ پریس کے نمائندوں سے باتیں کر رہے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً پھلوں کا رس یا دوا پینے کے سوا علالت کے کوئی آثار پیدا نہیں ہیں ؛

لیکن چوہدری افضل حق صاحب جن کی مشہور سنجیدگی کا آجکل یہ حشر ہو رہا ہے۔ کہ جہاں "قادیانیت نوازی" یا سر فضل حسین کا نام آجاتا ہے۔ یہ مشہور متین شخص سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر سے بھی زیادہ سخیفانہ انداز تحریر اختیار کر لیتا ہے۔ آپ نے اپنے ایک تازہ مضمون میں لکھا ہے۔ کہ میاں صاحب مدت سے بیمار ہیں۔ "بیمار کی عقل بھی بیمار ہوتی ہے۔ بیمار کی عقل پر اعتبار کرنا کم عقلی ہے" ؛

اس سے قطع نظر کیجئے کہ کسی بیمار کو بیماری کا طعنہ دے کر اس کی بیماری کو نقصان عقل کا باعث قرار دینا اخلاق و شرافت انسانی سے کہاں تک تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ عناد و خلاف کا جذبہ بڑے بڑوں کے اصول اخلاق کو متزلزل کر دیتا ہے۔ چودھری افضل حق تو بیچارے کیا ہیں ہم کو جس بات پر ہنسی آئی۔ وہ یہ ہے کہ اگر یہی بات مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری یا پروفیسر رام موتی یا رستم زماں گاما لکھتے۔ تو ایک بات بھی تھی چودھری افضل حق اور تندرستی کا دعوےٰ ؎

ایں چہ شوریست کہ در دورِ قمر مے بینم

اللہ تعالےٰ چودھری صاحب کو شفائے کامل اور صحت عاجل عطا فرمائے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دق۔ سل۔ گلے کا خراش آواز کی نشست (اگر یہ لفظ صحیح ہے) ضیق النفس۔ غرض کونسا عارضہ ہے۔ جو آپ کو لاحق نہیں۔ سالہا سال سے آپ بلغم کے پٹارے بنے ہوئے ہیں۔ جسم میں خون کا نام نہیں۔ تعزیئے کی طرح ہڈیوں کی سینکوں پر پوست کا کاغذ منڈھا ہوا ہے۔ ایک چھینک آجائے۔ تو آدھ گھنٹہ تک سینے میں دم نہیں سماتا۔ آپ دوسرے کسی شخص کی علالت پر پھبتیاں کہیں؟ چھاج بولے تو بولے۔ لیکن چھلنی کیا بولے۔ جس میں خود نو سو چھید ہیں ؛

اگر آپ کا یہ کلیہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ بیمار کی عقل بھی بیمار ہوتی ہے۔ تو اپنی عقل کے متعلق جناب کا فتوےٰ کیا ہے۔؟ اور اگر آپ کا یہ ارشاد صحیح ہے۔ کہ "بیمار کی عقل پر اعتبار کرنا کم عقلی ہے" تو مجلس احرار اسلام کے سرمایہ عقل کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ جو از سرتاپا "ایک بیمار کی عقل پر اعتبار" کرنے کے لئے مجبور ہے۔ حالانکہ مسجد شہید گنج کے معاملہ میں "بیمار کی عقل پر اعتبار" کرنے کا نتیجہ دیکھ چکی ہے ؛

رہی میاں صاحب کی "قادیانیت نوازی" اگر "قادیانیت نوازی" چودھری ظفراللہ خاں کو لائق آدمی سمجھنے ہی کا نام ہے۔ تو افکار دریوزہ

ملاحظہ فرمانے کے بعد جواب دیجئے۔ کہ اس "قادیانیت نوازی" کی وبائے عام میں آپ کس کس کی مخالفت کرتے پھریں گے ؛ (انقلاب ۵ اپریل)

بمبئی میں احرار کی فساد قلبی کے خلاف جماعتہائے احمدیہ کی قرار داد میں

نیشنل لیگ خوشاب

۲۷ مارچ نیشنل لیگ خوشاب کا جلسہ زیر صدارت ملک عمر خطاب صاحب پریذیڈنٹ نیشنل لیگ منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

(۱) یہ خبر سنکر ہمارے دل سخت مجروح ہوئے کہ حال ہی میں احرار نے بمبئی میں ایک معصوم احمدی بچے کی نعش کو پبلک قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا۔ اور اس طرح اپنی قساوت قلبی کا ثبوت دیا۔ ہم حکومت بمبئی سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے مظالم سے احمدیوں کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنا فرض ادا کرے۔

(۲) قرار پایا کہ حکومت بمبئی حکومت پنجاب اور اخبار الفضل قادیان کو اس ریزولیوشن کی نقول بھیجی جائیں خاکسار غلام یٰسین سکرٹری نیشنل لیگ

سرگودھا

۳ اپریل۔ جماعت احمدیہ سرگودھا کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) ہم جماعت احمدیہ بمبئی کے احباب سے بالعموم اور مرحوم بچہ کے والدین سے بالخصوص ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے بمبئی کے مفسدہ پردازوں کے اس انسانیت سوز سلوک کے خلاف جو انہوں نے ایک احمدی بچہ کی لاش کو قبرستان میں دفن ہونے سے روکنے کے متعلق کیا۔ سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حکومت بمبئی سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے فتنہ پردازوں کا قرار واقعی انسداد کرے تا آئندہ ایسی حرکات شنیعہ کا اعادہ نہ ہو سکے۔

(۲) اس ریزولیوشن کی کاپیاں اخبار الفضل دسجدست گورنر صاحب بمبئی روانہ کی جائیں ؛

خاکسار حافظ عبد الحئی بی۔ اے۔ سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سرگودھا

چک ۱۴۵/۱۰۰-R ضلع ملتان

۲۷ مارچ جماعت احمدیہ چک ۱۴۵/۱۰۰-R ضلع ملتان کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں باتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

بمبئی کے فتنہ انگیز احرار نے ایک احمدی بچہ کی وفات پر مسلمانوں کے قبرستان میں اس کی تدفین کے بارے میں جو انسانیت سوز سلوک کیا ہے۔ اُسے ہم نہائت نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور گورنمنٹ بمبئی سے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ ایسے افعال کے اعادہ کا پورا پورا انسداد کرے گی۔

خاکسار محمد سلطان سکرٹری

گھٹیالیاں

جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۷ مارچ زیر اہتمام مقامی نیشنل لیگ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) یہ اجلاس احرار کے اس انسانیت سوز اور ظالمانہ رویہ پر اپنے انتہائی غم و غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ جو انہوں نے بمبئی شہر میں ایک احمدی بچہ کی تدفین پر اختیار کیا

(۲) یہ اجلاس گورنر صاحب بہادر صوبہ بمبئی اور ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند سے پرزور استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ احرار کے شرمناک رویہ کے انسداد کا قرار واقعی انتظام کرے۔

(۳) قرار پایا کہ ان ریزولیوشنز کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پریس۔ گورنر صاحب صوبہ بمبئی اور وائسرائے ہند کو بھیجی جائیں۔

خاکسار غلام رسول سکرٹری

شاہپور امرگڑھ ضلع گورداسپور

بمبئی میں ایک احمدی بچہ کی وفات پر احرار نے اس کی تدفین میں جو روک ڈالی۔ جماعت احمدیہ شاہپور امرگڑھ اس کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور یہی درخواست وائسرائے ہند اور گورنر بمبئی کی خدمت میں توجہ دلانے کے لئے بھیج رہی ہے۔

خاکسار فضل الدین شاہپور امرگڑھ ضلع گورداسپور

چندہ تحریک جدید پر نحن انصار اللہ کہنے والے مخلصین کی فہرست

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مالی مطالبہ من انصاری الی اللہ پر نحن انصار اللہ کہنے والے جن مخلصین کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ ادا کرتے ہوئے ذیل میں دی جا رہی ہے اس میں اکثر مخلصین ایسے ہیں جن کا وعدہ سال کے آخیر حصہ میں ادائیگی کا تھا یا انہوں نے کوئی وقت معین نہیں کیا تھا۔ مگر اس وجہ سے کہ مومن سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ اور وعدہ جلد تر ادا کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔ اپنے وعدہ کی پوری رقم شروع اپریل تک ادا کر دی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مخلصین کے وعدے ایسے ہیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو ٹل جائے مگر ان کا وعدہ نہیں ٹل سکتا۔ مگر خواہش یہ ہے کہ جن مخلصین نے اپنے وعدوں کو تاحال پورا نہیں فرمایا۔ وہ سال کے آخر تک کا انتظار کرتے ہوئے اپنے ثواب کو پیچھے نہ ڈالیں۔ بلکہ حتی الوسع جلد تر ادا کر کے زیادہ ثواب لیں۔ بے شک جماعت احمدیہ کے لئے چندہ تحریک جدید کی قربانی آئندہ آنے والی اعلیٰ قربانیوں کے مقابلہ میں حقیر قربانی ہے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا ہے۔

"یاد رکھو جو اس وقت کی حقیر قربانی نہیں کر سکتا کیونکہ یہ جو مطالبات میں کر رہا ہوں۔ آئندہ کے مقابلہ پر بالکل حقیر ہیں۔ اسے اس سے بڑی قربانی کی توفیق نہیں مل سکے گی۔ جو آج چھوٹی کلاس کا سبق یاد نہیں کرتا۔ وہ کل کے بڑے امتحان میں ضرور فیل ہوگا۔ جو آج قربانی کی مشق نہیں کرتا۔ وہ کل ضرور میدان کارزار سے بھاگے گا۔ منافق یہی کہتے ہوئے مر جائیں گے۔ کہ ہائے چندہ ہائے چندہ۔ مگر ان کا ٹھکانہ خدا کے پاس نہیں ہوگا۔ ان کی باتوں میں نہ آؤ۔ اگر کسی کا دل ایسا ہے۔ کہ اس پر منافقوں کی باتوں کا اثر ہوتا ہے۔ تو اسے چاہئیے کہ علیحدہ ہو جائے ...... وہ وقت آنے والا ہے۔ جب تم سے کہا جائے گا۔ اپنے وطن چھوڑ دو۔ سب اموال حاضر کرو۔ تمہیں بھوکا رہنا پڑے گا۔ اور ہر تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ اور ان کے لئے تم میں سے ہر ایک کو تیار رہنا چاہئیے۔"

پس مخلصین کو یہ حقیر قربانی جلد سے جلد پیش کر کے ثواب لینا چاہئیے۔ بعض احباب کے اسماء گرامی اس فہرست میں نہیں۔ کیونکہ باوجود بار بار اعلان کے کئی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے اسم وار فہرست نہیں ملی۔ پس کارکنان کو یاد رہے کہ وہ کوپن پر یا بیمہ میں ہی اسم وار فہرست ضرور دیا کریں۔ اور جن جماعتوں نے فہرست نہیں بھجوائی۔ وہ اب ارسال فرمائیں فہرست حسب ذیل ہے۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب لنڈن -/۵۰
ملک نصر اللہ خان صاحب کمپالہ معہ اہلیہ صاحبہ -/۱۳۸
چوہدری چراغ دین صاحب " -/۱۰۰
ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن -/۱۵۰
سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن معہ اہلیہ صاحبہ -/۵۵
سیٹھ محمد اعظم معین الدین صاحب " -/۵۲
سیٹھ محمد اعظم انڈ الدین صاحبہ مرحومہ حیدر آباد دکن -/۵
مولوی احمد سعیدی صاحب " -/۱۱
اہلیہ صاحبہ مرزا دلاور علی بیگ صاحب " -/۱۵
اہلیہ صاحبہ سیٹھ فاضل الہ دین صاحب سکندر آباد -/۳۱

شہر بانو بنت سیٹھ جی۔ ایم ابراہیم صاحب سکندر آباد -/۳۲
بابو محمد شریف صاحب چغتائی دہلی -/۳۶
میاں محمد عمر صاحب " -/۵
بابو مقبول حسین صاحب " -/۱۵
میاں محمد یونس صاحب " -/۵
میاں مدد علی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " -/۴۵
میر مہدی حسین صاحب " -/۱۱
سید دلبر حسین صاحب سونگھڑہ -/۱۰
ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور -/۳۶

ڈاکٹر گوہر الدین صاحب سیلن برہما -/۲۲۵
میاں غلام حسین صاحب ڈیرہ دون -/۵
میاں محمد الدین احمد صاحب اے ڈی۔ پال۔ رانچی -/۸۰
میاں عبد الشکور صاحب اجمیر -/۴۰
شیخ ظفر الدین احمد صاحب علی گڑھ -/۳۱
مولوی عنایت اللہ صاحب جامعہ احمدیہ -/۱۰
مولوی احمد خان صاحب مبلغ قادیان -/۵۰
شیخ غلام حسن صاحب کلرک پراویڈنٹ فنڈ قادیان -/۱۵
قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی " -/۶
مولوی عبد الواحد صاحب مدرسہ احمدیہ -/۱۲
سید سردار حسین شاہ صاحب قادیان -/۲۰
مولوی جان محمد صاحب دار الفضل " -/۱۶
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری " -/۲۰
شیخ عابد حسین صاحب تحریک جدید -/۵
میاں محمد اسمٰعیل صاحب " -/۵
مستری ابراہیم صاحب دار الفضل " -/۷
حکیم شوق محمد صاحب لمبین کرال -/۵
حکیم فضل الٰہی صاحب امرت سر -/۱۲
میاں عبد الرحیم صاحب ورق ساز " -/۵
اہلیہ صاحبہ قاضی محمد اکرم صاحب " -/۵
شیخ عنایت اللہ صاحب مریدکے -/۱۵
احمدیہ مستورات جماعت کھاریاں -/۵۴
چوہدری فضل الٰہی صاحب " -/[illegible]
چوہدری سلطان علی صاحب " -/۳۰
منشی محمد خان صاحب " -/۱۰
میاں غلام حیدر صاحب سوک کلاں -/۱۰
ڈاکٹر محمد اشرف صاحب للہ ضلع جہلم -/۱۰۱
چوہدری علی اکبر صاحب اے ڈی۔ آئی جہلم -/۵۴
میاں لال دین صاحب جہلم دکاندار جہلم -/۲۰
مستری الہ دین صاحب سوداگر " -/۶
میر دیوان علی صاحب سرسے کالانگیر -/۶
منشی برکت علی صاحب نائی والہ منٹگمری -/۲۷
بابو محمد خورشید صاحب " " -/۲۵
اہلیہ صاحبہ " " -/۱۲
منشی محمد رحیم الدین صاحب " " -/۱۲
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ملتان -/۶۰
بابو نور محمد صاحب اوورسیر دیوانسنگھ -/۲۵
اہلیہ صاحبہ اخوند محمد اکبر خان صاحب منٹگمری -/۱۵

اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد ادریس صاحب منٹگمری -/۱۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غفور الحق صاحب " " -/۶
ماسٹر عبد الرحمن صاحب گھسر ڈریکا -/۲۵
بابو فضل الدین صاحب رزمک -/۱۰
چوہدری مشتاق احمد صاحب داتو -/۱۵
میاں محمد یعقوب صاحب " -/۵
چوہدری علی محمد صاحب سرگودہا -/۵
چوہدری علی محمد صاحب چک ۹۸ شمالی -/۵
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خوشاب -/۱۱
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب شاہ پور صدر -/۴۰
چوہدری محمد اشرف دیپ صاحب " -/۱۰
شیخ محمد اکرام صاحب کالج بیٹ " -/۵
چوہدری حاکم علی صاحب " " -/۵
میر صالح محمد صاحب چک ۳۳۲ وھنی دیو -/۶
مولوی امیر الدین صاحب چک ۱۶۶ مراد -/۳
چوہدری مولا بخش صاحب " " " -/۵
اہلیہ صاحبہ مولوی محمد علی صاحب سول ناظم پشاور -/۱۵
مرزا محمد عظیم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ پشاور -/۱۵
ملک سلطان محمود صاحب فتح خان اٹک -/۱۰
میاں محمد زمان خان صاحب نوشہرہ سر مانگر -/۱۰
صدر خان صاحب ٹوپی -/۱۱
میاں سلطان علی صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان -/۲۰
بابو عبد الکریم صاحب کیمبل پور -/۱۵
چوہدری خدا بخش صاحب محمود آباد سٹیٹ حال قادیان -/۸
سید محمود احمد صاحب کوٹری سندھ -/۲۰
میاں امیر الدین صاحب " -/۱۰
میاں اسمٰعیل صاحب " -/۵
میاں فضل کریم صاحب لدا حیدر آباد کھاریاں کوٹری سندھ -/۵
ڈاکٹر غلام محمد صاحب شار جار کراچی۔ سندھ -/۱۰
بابو تاج دین صاحب جلال آباد فیروز پور -/۱۶
چوہدری علی گوہر خان صاحب مقیم فرید پور -/۵
میاں علی بخش صاحب نکودر جالندھر -/۱۱
میاں فتح الدین صاحب -/۱۱

(باقی دیکھو ص ۶)

رپورٹ انصار اللہ ماہ جنوری ۳۶ء

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعداد اجلاس	حاضری	عنوانات مضامین	تعداد ایام تبلیغ	تبلیغ کے لئے کتنے انصار گئے	[illegible]	تعداد زیر تبلیغ	[illegible]	بیعت
۱	ادرحمہ	۶	۶	۳	صداقت مسیح موعود	۵	وفد ۳	-	۷۰	۱۷	۰
۲	اصوالی	۲۰	۲	۱۲	اجرائے نبوت	۸	۲۶	۱	۱۵۷	۰	۲
۳	چک ۳۷ جنوبی	۵	۰	۰	〃	۲	۳۰	۰	۴۲	۰	۰
۴	بیری	۲۵	۲	۱۹	جواب اعتراضات	۴	-	-	۸	۰	۰
۵	چک چہور یار	۶	۰	۰	۰	۴	-	۰	۱۹	۰	۰
۶	چارکوٹ	۱۹	۴	۸	تازہ نشانات	۲۰	-	۰	۸۱۵	۰	۰
۷	چک ۳۱۲	۱۷	۲	۹	صداقت مسیح موعود	۰	۰	۰	۰	-	۰
۸	چک ۵۶۵	۵	-	۳	۰	۲	ادخر	۰	۹	۰	۰
۹	بڑھانوں	۱۲	-	۰	〃	۱۳	۶۳	۱	۴	۰	۱۱
۱۰	حیدرآباد دکن	۴۰	۲	۱۵	ختم نبوت	ہزاروں	۰	-	۴۰	۰	۰
۱۱	بھاکا بھٹیاں	۷	۴	۷	صداقت	۶	۶	۲	۱۲۳	۱۹	۷
۱۲	حافظ آباد	۱۰۶	۲	۱۲	صداقت مسیح موعود	۴	۱	۶	۶۵۵	۰	۰
۱۳	برہمن بڑیہ	۰	۰	۰	۰	۴	۷	۱۰	۳۰۰	۰	۰
۱۴	دھنی دیو	۱۷	۹	۴	نشانات ظہور امام	-	۰	۱	۴	۷	۰
۱۵	پھیروچیچی	۳۴	۲	۳۳	〃	۱۱	۱۰	۰	۲۰۰	۰	۰
۱۶	پیرکوٹ	۶	۶	۱	۰	۶	۶	۰	۷۶	-	۰
۱۷	رکھ سور جھنگی	۵	۰	۰	۰	۱	۰	-	۴	۰	۰
۱۸	ریاسی	۳	۰	۰	۰	۴	-	۰	۱۱	۰	۰
۱۹	سرگودھا	۱۴	۴	۸	اصلاح نفس نماز اطاعت امام	۱	۰	-	۶	۰	۱
۲۰	سرڑوہہ	۴۲	۵	۱۱	اجرائے نبوت	۱۳	۷	۰	۴۵۰	۰	۰
۲۱	جالندھر چھاؤنی	۱۱	۰	-	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۲۲	سنگرور	۸	۳	۸	صداقت	۱	۱۴	۰	۴	۰	۰
۲۳	سیکھواں	۹	۱	۴	〃	۲	۰	-	۱۰۰	۰	۰
۲۴	شاہجہانپور	۷	۴	۴	نشانات مسیح موعودؑ	۱	۰	۰	۳۰	۰	۴
۲۵	شاہ مسکین	۶	۲	۶	صداقت	۵	۰	۰	۳۳	۰	۰
۲۶	شاہدرہ	۷	۱	۵	طریق تبلیغ	۱	۰	۰	۲۵	۰	۰
۲۷	عزیزپور ڈوگری	۴	-	۰	:	۶	۰	۰	۴۲	۰	۰
۲۸	محلہ دارالرحمت	۰	۰	۰	۰	۱	۰	-	۲۰	۰	۰
۲۹	محلہ دارالفضل	۰	۰	۰	۰	۴	۰	۰	۵	-	۰
۳۰	کریام	۱۶	۱	۱۶	صداقت	۳	۲ وفد	۰	۵۵	۰	۰
۳۱	کھیوہ کلاسوالہ	۰	-	-	-	۴	۰	۰	۱۰۰	۰	۰
۳۲	گنج (لاہور)	۱۸	۱	۱۴	صداقت	۰	-	-	۴۴	۴۰	۰
۳۳	گوٹھ مہر محمد خاں	۱۲	۰	۰	- -	۱۷	۰	-	۳۰۰	۰	۰
۳۴	لاہور	۴۲	۱	۱۴	صداقت	۶	۱۶	۱۳۰	۱۳۰	-	۰
۳۵	لائل پور	۲۵	۱	۲۳	ثبوت مسیح موعودؑ	۱	۲	۰	۱۹۷	۰	۰
۳۶	پنیارہ احمد پور	۰	-	۰	۰	۲	-	۰	۲	۰	۰
۳۷	شاہ علی بنڈرا	۴۰	۱	۹	صداقت	۱	۱۱	۲۲	۵۰	۰	۰

(اللہ دتا جنرل سیکرٹری)

بقیہ صفحہ ۵

ڈاکٹر محمد رمضان صاحب والنوری -/-/۴۰
ماسٹر نور محمد صاحب سعد اللہ پور گجرات -/-/۲
منشی عبداد خانصاحب مانسہ منڈی -/-/۶
مرزا دلاور علی بیگ صاحب 〃 -/-/۱۲
منشی رحمت خان صاحب از میاں عبداللہ
ومبارک مرحومین سنور -/۸/۸
شیخ رحیم بخش صاحب موگہ -/-/۱۵
منشی عبدالحمید خانصاحب پٹواری قلات -/-/۱۵
صوفی محمد رمضان صاحب مظفرگڑھ -/-/۱۵
صوفی صدیق احمد صاحب جگادھری انبالہ -/-/۱۰
بابو کرامت اللہ صاحب انبالہ شہر -/-/۱۵
میاں عبداللہ صاحب معہ اہلیہ -/-/۳۰
اہلیہ صاحبہ شیخ احمد الدین صاحب انبالہ شہر -/-/۵
بابو عبدالرحمن صاحب امیر جماعت انبالہ شہر
معہ اہلیہ صاحبہ -/۸/۴۰
احمدی مستورات انبالہ شہر -/-/۷
بابو عبدالحلیم صاحب معہ اہلیہ 〃 -/-/۱۳
بابو عبدالمجید صاحب 〃 -/-/۲۵
منشی محمد بخش صاحب 〃 -/-/۶
میاں محمد اسمٰعیل صاحب معرفت میاں

محمد احسان الٰہی صاحب احمدی کلکتہ -/-/۵۰
اہلیہ صاحبہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب معرفت
میاں محمد احسان الٰہی صاحب احمدی کلکتہ -/-/۵۰
میاں احسان الٰہی صاحب نے لکھا ہے۔
کہ میرے بھائی اور بھاوجہ صاحبہ نے ابھی بیعت نہیں کی ہے۔ مگر انہوں نے اپنی خوشی سے ایک سو روپیہ دیکر کہا۔ کہ یہ چندہ تحریک جدید میں خرچ ہو۔ صاحب موصوف تمام احمدی احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالٰے ان کے بھائی اور بھاوجہ صاحبہ کو سلسلہ احمدیہ میں جلد داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

جناب الیف۔ اے۔ خان صاحب
پنبہ بنگال -/-/۱۲
ماسٹر خیر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر امراؤتی
معہ بچگان -/-/۱۱۳
(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

ضروری اعلان

اگر کسی دوست کو عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی کا جنہوں نے پچھلے دنوں قادیان میں دودھ کی دوکان کھولی ہوئی تھی موجودہ پتہ معلوم ہو تو دفتر امور عامہ میں اطلاع دیکر۔۔۔ [illegible] (ناظر امور عامہ قادیان)

ایک عجب شکایت
ہمیں ایک دوست سے ایک شکایت موصول ہوئی ہے۔ جو احباب کی اطلاع کی خاطر درج ذیل ہے۔
مکرمی جناب شیخ صاحب!
مجھے آپ سے ایک شکایت ہے۔ آپ نے مجھے چار جوڑے جرابوں کے ارسال کر دیئے۔ حالانکہ اتنے ماہ ہوگئے ہیں۔ ابھی تک ایک جوڑہ ہی پھٹنے میں نہیں آتا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا۔ کہ آپ کی جرابیں دوسری جرابوں کی طرح نہیں اور اس قدر پائیدار ہیں۔ تو میں کبھی بھی چار جوڑے نہ خریدتا۔ آپ کی جرابیں اتنی خوبصورت اور دل کش ہیں کہ مجھے یہ گمان بھی نہ گزرا۔ کہ اتنی مضبوط ہوں گی۔
خاکسار۔ عزیز احمد سب جج ہوشیار پور ۸ ۴/۳۶
دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لکھنؤ ۹ اپریل۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے بابو راجندر پرشاد۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جے پرکاش نارائن پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنائی ہے۔ جس کا کام کانگرس اور مزدوروں و کسانوں کے درمیان اتحاد قائم کرنا ہوگا۔

چٹاگانگ ۹ اپریل۔ چٹاگانگ میں ایک زبردست طوفان آیا۔ جس سے کئی مکانوں، سرکاری عمارتوں اور سکولوں کی چھتیں گر گئیں کئی کشتیاں دریا میں غرق ہو گئیں دو مسافر ابھی تک گم ہیں۔

لنڈن ۸ اپریل۔ انڈی پنڈنٹ لیبر پارٹی کے ایک ڈیپوٹیشن نے آج نائب وزیر ہند سے ملاقات کی اور کہا کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو نظر بند نہ رکھا جائے۔ انہوں نے کہا وہ اس عرضداشت کو وزیر ہند تک پہنچا دیں گے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ مسٹر سبھاش چندر بوس سے متعلق جو فیصلہ ہے اس میں فوری تبدیلی کا کوئی امکان نہیں۔

الہ آباد ۹ اپریل۔ مسز کملا نہرو کی یادگار قائم کرنے کے سلسلہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک عالی شان ہسپتال قائم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں سیٹھ جمنا لال بجاج۔ بابو راجندر پرشاد اور مسٹر پٹیل وغیرہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس ہسپتال میں ہر قسم کا سامان موجود ہو اور تمام ملک کے لئے ایک ماڈل ہو۔ اس کے انتظام کے لئے ملک کے چند بڑے بڑے اصحاب پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔

بمبئی ۹ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا چوبیسواں اجلاس زیر صدارت سر سید وزیر حسن صاحب ۱۱ اپریل کو منعقد ہوگا جس میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے لوگ شامل ہونگے مسٹر محمد علی جناح بھی تقریر کریں گے۔

لنڈن ۸ اپریل۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تاجپوشی جو آئندہ سال ہوگی اس کے سلسلہ میں امپیریل کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے اور نو آبادیات کی حکومتوں کے ساتھ نامہ و پیام کیا جا رہا ہے۔

عدیس آبابا ۹ اپریل۔ گذشتہ تاریخ سے برکاس کے مقام پر زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ دونوں فریق کا زبردست نقصان ہوا۔ مگر ابھی تک کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

الیگنگ ۸ اپریل۔ جاپان مانچوکو اور بیرونی منگولیا کے درمیان جو تصادم ہوا تھا۔ اس کے بارے میں جاپانی فوج نے یہ بیان شائع کیا ہے کہ منگولیا کی فوج نے تیرہ مسلح کاروں اور ۱۲ توپ خانوں اور دیگر سامان حرب کے ساتھ جاپان مانچوکو کے دستہ پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں ایک جاپانی افسر اور تین سپاہی مر گئے۔ اس کے مقابلہ میں تین ہوائی جہاز منگولیا کے گرائے گئے۔ بہرحال منگولین فوج کا زیادہ نقصان ہوا ہے۔

لاہور ۹ اپریل۔ پولیس کے حکام اعلیٰ نے ایک اعلان میں پبلک سے اپیل کی ہے۔ کہ میو ہسپتال میں زیر علاج مریضوں کے آرام کے لئے وہ ہسپتال کے قرب و جوار میں شور نہ کریں۔ ہسپتال کے قریب گاڑیوں کی آمد و رفت کے باعث بے حد شور ہوتا ہے۔ جس سے مریضوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے متعلق پنجاب کونسل میں سوال بھی کیا گیا تھا۔ مگر اب مقامی پولیس نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور ہسپتال کے ارد گرد بڑے بڑے اشتہار چسپاں کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن میں پبلک سے درخواست کی جائے گی کہ وہ مریضوں کی صحت کی خاطر ہسپتال کے قریب شور نہ کریں۔

قاہرہ ۸ اپریل۔ آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں وفد پارٹی مصر میں نہایت سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ کل سترہ وارڈ ہیں۔ ان میں سے بارہ وفد پارٹی کے حق میں ہیں۔ اور باقی کے وارڈ دیگر مختلف پارٹیوں کی حمایت کر رہے ہیں۔

حیدر آباد دکن ۸ اپریل۔ عثمانیہ یونیورسٹی کے ہوسٹل میں رہنے والے طلباء نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ گفتگو میں ہمیشہ اردو استعمال کریں گے۔ اور جو شخص غیر ضروری طور پر انگریزی یا کسی اور زبان کے الفاظ استعمال کرے گا۔ اسے جرمانہ کیا جائیگا۔ سوائے ایسی صورت کے کہ جہاں کسی لفظ کا ترجمہ اردو میں ممکن نہ ہو۔ یا غیر زبان کے بعض الفاظ اردو میں عام استعمال ہوتے ہوں۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت فرانس نے سلطان تیونس کے دستخطوں سے ایک حکم امتناعی کے ذریعہ مصری روزنامہ "البلاغ" کا داخلہ تیونس میں بند کر دیا ہے۔ کیونکہ روزنامہ مذکور نے فسادات شام کے مفصل حالات شائع کئے تھے۔

لنڈن ۸ اپریل۔ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم بذریعہ موٹر آکسفورڈ سے گذر رہے تھے۔ کہ دفعۃً آپ تمام احباب کی معیت میں اپنے پرانے کالج مگڈالن میں چلے گئے۔ اور آپ نے دوستوں کو وہ کمرہ دکھایا۔ جہاں آپ تعلیم حاصل کرتے تھے۔

عدیس آبابا ۸ اپریل۔ اطالوی ذرائع خبر رسانی سے دنیا کو یہ خبریں سنائی جا رہی ہیں، کہ حبشی فوجوں کو شکست فاش ہوئی ہے۔ اس کے جواب میں شہنشاہ حبشہ نے ایک بیان میں ان خبروں کی تردید کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے، کہ حبشہ کو شکست نہیں ہوئی۔ آپ نے کہا میری فوجیں اس وقت تک جنگ جاری رکھیں گی۔ جب تک ہمارے ملک میں ایک اطالوی بھی باقی ہے۔ ہم نے صلح کے لئے کوئی درخواست نہیں کی۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت فلسطین کے گزٹ میں اخبارات کے متعلق ایک نیا قانون شائع کیا گیا ہے جس کے رو سے برطانی ہائی کمشنر متعین فلسطین کو اختیار دیا گیا ہے کہ جو اخبار حکومت پر نکتہ چینی کرے۔ وہ اس کی اشاعت حکماً بند کر سکتا ہے۔

جالندھر شہر ۸ اپریل۔ شہر اور مضافات میں طاعون زور پکڑ رہا ہے۔ اس وقت تک سات موتیں ہو چکی ہیں۔

کلکتہ ۸ اپریل۔ حکومت بنگال کے محکمہ تعلیم نے فیصلہ کیا ہے کہ باستثناء چند دیگر تمام اضلاع میں اصلاح دیہات کی سکیم کو مکمل کرنے کے لئے حکومت ہند کی طرف سے عطا کردہ گرانٹ سے پورا پورا فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس سکیم کی رو سے زنانہ مدارس بوائے سکاؤٹس وغیرہ سکیموں کو فروغ دینے کے علاوہ ۱۰۸ دیہاتی لائبریریوں ۸۶ دیہاتی کھیلوں کے میدانوں اور ۱۵۱ مدرسوں کے لئے کھیل کے میدانوں اور ۵۳ زراعتی فارموں کا انتظام کیا جائے گا ان سکیموں پر ایک لاکھ ۵۸ ہزار ۲۶۰ روپیہ خرچ ہوگا۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) امسال حج کے موقعہ پر ایک انگریز نومسلم نے حج کے متعلق ایک فلم برقعہ کے اندر سے اتاری تھی جب مصر میں اس فلم کی نمائش ہونے کو تھی۔ تو عوام کی ایجی ٹیشن سے متاثر ہو کر حکومت نے اس کی نمائش بند کر دی تھی۔ مگر اب حکومت نے اس کی اجازت دے دی ہے۔ اور ہدایت کی ہے کہ جب یہ فلم دکھائی جا رہی ہو تو لوگ خاموش رہیں۔

پیرس ۸ اپریل۔ مجلس وزراء نے اس یادداشت کو منظور کر لیا ہے جسے جرمنی کی تجاویز مصالحت کے جواب میں تیار کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ حکومت فرانس نے مصالحت کے متعلق ایک تعمیری تجویز کے مسودہ کو بھی تیار کیا ہے۔ جسے فرانس کی طرف سے لیگ کونسل میں پیش کیا جائے گا۔ باخبر حلقے اندازہ لگا رہے ہیں کہ فرانس کی تجاویز میں لیگ آف نیشنز سے جن امور کے متعلق التماس کی گئی ہے وہ یہ ہیں (۱) امن پسندانہ طریق پر معاہدات پر تجدید نظر (۲) اقتصادیات کی تجدید۔ (۳) اسلحہ پر کنٹرول۔

نئی دہلی ۸ اپریل۔ لارڈ ولنگڈن نے اسمبلی میں الوداعی تقریر میں اور باتوں کے علاوہ افسوس کے ساتھ اس بات کا ذکر کیا۔ کہ جب کبھی میں ملک معظم کے نمائندہ کی حیثیت میں یہاں تقریر کرنے آیا یا اس حیثیت میں پیغام بھیجتا رہا، کانگریسیوں نے دانستہ طور پر ناشائستگی اور بد خلقی کا مظاہرہ کیا ہے۔

جنیوا ۹ اپریل۔ تیرہ ارکان کی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک اور کمیٹی مقرر کی جائے۔ جو اس مسئلہ پر غور کرے کہ آیا تیرہ ارکان کی کمیٹی کو زہریلی گیسوں کے معاہدہ کی خلاف ورزی کے واقعات پر غور کرنے کا قانونی حق حاصل ہے یا نہیں۔

جموں ۸ اپریل۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ لگاتار برفباری کی وجہ سے علاقہ کشمیر میں بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ کئی دیہات میں مکانات گر پڑے اور کئی اشخاص ملبہ کے نیچے دب کر مر گئے۔ برف کے تودوں کے پھٹنے کی وجہ سے کئی مویشی ہلاک ہو گئے فصلیں تباہ ہو گئیں اور سڑکیں خراب ہو گئی ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی